نہیں سمجھ سکتا کہ اسلام دوسرے نظامہائے سیاسی سے کیوں بہتر ہے۔ ایک اور بڑی خامی یہ نظر آتی ہے کہ اسلامی اسٹیٹ کے نظام اور دستور العمل پر کسی قدر تفصیلی نگاہ ڈالی گئی ہے لیکن ہر پہلو تشنہ ، غیر مرتب اور غیر مدلل ہے۔ تیسری کمی یہ ہے کہ اصطلاحات کے استعمال اور طرز بیان میں علم السیاست کی زبان سے کافی مدد نہیں لی گئی ہے۔ اس کا لحاظ بہت ضروری تھا۔ مجموعی طور پر کتاب اچھی ، پُر از معلومات اور قابلِ مطالعہ ہے۔

ہندوستانی ضخامت ۷۹ صفحات مجلد۔ قیمت ۱۲ / مکتبۂ جامعہ - دہلی۔

یہ ان تقریروں کا مجموعہ ہے جو آل انڈیا ریڈیو کی فرمائش پر ڈاکٹر تاراچند ، مولوی عبد الحق ، بابو راجندر پرشاد ، ڈاکٹر ذاکر حسین خاں ، پنڈت کیفی اور آصف علی صاحبان نے " ہندوستانی زبان " کے متعلق ارشاد فرمائی تھیں۔

زبان خدا کی ایک نعمت ہے جو انسان کو اسلیے ملی تھی کہ ایک دوسرے پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکے۔ لیکن نیشنلزم اور سیاسی تعصبات نے جہاں خدا کی بہت سی نعمتوں کو لعنت بنایا ہے وہاں اس نعمت کو بھی لعنت بنا ڈالا۔ ہندوستان میں فطری رفتار کے ساتھ خود بخود ایک ایسی زبان نشوونما پا رہی تھی جس میں اس ملک کے زیادہ سے زیادہ باشندے تبادلۂ خیالات کر سکتے تھے۔ اس ملعون نیشنلزم نے آکر اسکی جڑ کاٹ دی اور مصنوعی زبانیں تیار کرنے کا راستہ لوگوں کو دکھایا۔ اب یہ دیکھ کر مزید غصہ آتا ہے کہ وہی لوگ جنکی رگ رگ میں سیاسی اغراض کا زہر اترا ہوا ہے ، مصلح کا روپ دھارن کر کے آتے ہیں اور ہندی اور اردو کے درمیان ایک بیچ کی مصنوعی زبان "ہندوستانی" پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسی ہی منافقت پر غالب نے کہا تھا کہ " دیکھ کر طرزِ تپاکِ اہلِ دنیا جل گیا " یہ بناوٹی زبان جو محض سیاسی مصلحتوں کی خاطر پیدا کی جا رہی ہے ، انتہائی تکلف کے ساتھ لکھی اور بولی جاتی ہے۔ جن حضرات کی تقریریں اس مجموعہ میں درج کی گئی ہیں ان میں سے اکثر نے بہت سوچ